مولانا بدر الدین

فضیلت شیخین ببیان شیر خدا علی مرتضی و اہل بیت و سیدا شباب اہل الجنۃ الحسن والحسین و اولادھما واقوال المہاجرین الاولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اقوال علیؓ

اگرچہ تمام اہلِ حق کا مذہب یہی ہے کہ شیخینؓ کو تمام صحابہؓ پر فضیلت حاصل ہے اور ہر ایک نے اس کی تصریح بھی کی ہے، لیکن جس شان کے ساتھ اور جس محکم طریقہ سے حضرت علیؓ نے اس کا بیان کیا ہے اور کسی صحابی سے ایسا مروی نہیں ہے۔ تمام روایات مشہور یا خبر واحد کے درجہ میں ہیں، لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی روایات اس باب میں حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں۔

مرفوع روایت جو حضرت علیؓ سے مروی ہے وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ انبیاء و مرسلین کو چھوڑ کر کھولان (بوڑھے) جنت کے سردار ہیں۔ اے علی یہ بات ان دونوں کو نہ بتانا (ترمذی، ابن ماجہ) یہ حدیث فضیلت شیخین پر مصرح ہے اور حضرت علیؓ سے بطریق مستفیض ثابت ہے۔

بروایت شعبی عن الحارث عن علی عندالترمذی وابن ماجه و بروایته الحسن بن زید بن الحسن عن ابیه عن جده عن علی عند عبدالله بن احمد فی زوائد المسند، و بروایت الزهری عن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب عند الترمذی: وقد و افق علی هذا الحدیث غیره فقد روی انس مثله وحدیثه عند الترمذی و ابو حجیفة مثله وحدیثه عند ابن ماجة و حدیث النجباء والرقباء اخرج الترمذی عن علیؓ وحدیث ان تومروا ابا بکرؓ تجدوه هادیا امینا

اخرجه الترمذی وحدیث رحم الله ابابکرؓ اخرج الترمذی من حدیث ابی حبان الیتمی عن ابیه عن علیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله تعالیٰ ابابکرؓ زوجنی ابنته (ازالة ص۳۱۶ ج۱) "اہلِ علم حضرات کے لیے طرق استفاضہ نقل کر دیے گئے ہیں۔"

حضرت علیؓ کی موقوف روایتوں میں سے یہ ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ امت میں سب سے بہتر ابو بکرؓ، پھر عمرؓ ہیں۔ یہ روایت درجۂ تواتر کو پہنچ چکی ہے۔ حضرت علیؓ سے اس کو روایت کرنے والے اسی ۸۰ تک ہیں۔ جن میں آپ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ (بخاری کے نزدیک) عبداللہ بن سلمۃ، نزال بن سبرہ، علقمہ بن قیس اور عبدالخیر ہیں جو حضرت علیؓ کے علمبردار تھے۔ عبدالخیر سے یہ روایت مختلف سندات سے مروی ہے۔ نیز ان اصحاب کے علاوہ ابو جحیفتہ بھی اس کو حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور ابو جحیفتہ اس کو روایت کرنے والی ایک جماعت ہے جس میں زر بن جیش، شعبی، عون بن ابی حیفہ اور ابو اسحاق بھی ہیں۔

اسی طرح یہ روایت کہ حضور ﷺ تو سبقت فرما گئے۔ ابو بکرؓ نے ہم کو نماز پڑھائی اور عمرؓ تیسرے تھے۔ یہ روایت حضرت علیؓ، ابو جحیفتہ اور جابر سے مروی ہے۔

نیز یہ روایت کہ جو مجھے ابو بکرؓ و عمرؓ پر فضیلت دے گا، میں اس پر حد افترا جاری کروں گا، حضرت علیؓ سے اسے روایت کرنے والے حکم بن جحل اور علقمہ ہیں اور علقمہ کی روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ بہترین امت میں ابو بکرؓ پھر عمرؓ ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، مجلس میں حضرت حسن بھی تھے وہ کہنے لگے کہ اگر علیؓ کسی تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا لیتے۔

یہ روایت حضرت علیؓ سے عبد خیر بھی کرتے ہیں اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ اے امیر المؤمنین! ابو بکر و عمر کیا آپ سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو اُگایا اور مخلوق کو پیدا کیا وہ

ضرور پہلے داخل ہوں گے اور میں معاویہؓ کے ساتھ حساب میں رکا ہوا ہوں گا۔ (واللہ اعلم)

اقوال سادات اہل بیت دربارہ تفضیلت شیخینؓ

چونکہ اقوال سادات عظام بیرون از حصر ہیں، اس لیے چند اقوال کے ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ "حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگ اور سادات عظام میں بڑے اور مسن تھے، جب سورت فتح نازل ہوئی تو حضرت علیؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں اور دریافت کریں کہ اگر یہ امر خلافت ہمارا حق ہے تو قریش ہم سے مزاحمت نہ کریں گے اور اگر ہمارے غیر کے لیے ہوگا تو ہم آپ ﷺ سے اپنے لیے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کریں گے۔ حضرت علی مرتضیٰ نے عرض کیا نہیں۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں پھر میں پوشیدہ طور پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ابوبکرؓ میرے خلیفہ بنائے جائیں سو [illegible] دین و دنیا اور وہ مستوصی ہیں تو ان کی اطاعت کرنا، تاکہ ہدایت و فلاح پاؤ اور ان کی اقتداء کرنا تاکہ راہ پر رہو۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ جب قتال مرتدین عرب کے متعلق تمام صحابہ نے اختلاف کیا، مگر حضرت عباسؓ نے اتفاق کیا اور تائید کی۔ پھر آخر الامر یہ ہوا کہ کسی کو اس امر کی جرأت نہ ہوئی کہ ان دونوں کی رائے کی مخالفت پر رہتے اور ان کی عدول حکمی کرتے۔" حضرت علی مرتضیٰ کے اقوال تو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے آگے ذکر کریں گے۔ فی الحال حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ اور ان کی اولاد [illegible] کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ حاکم نے بطریق جعفر بن محمد عن [illegible] حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت [illegible] آپ بہترین خلق اللہ تھے "ہم پر سب سے زیادہ

مہربانی کرنے والے اور ہمیں سب سے زیادہ راضی رکھنے والے تھے۔

اقوال حضرت امام حسنؓ

ابو یعلیٰ بطریق ابی مریم رضیع الجارود روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفہ میں تھے۔ ایک روز انہوں نے دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کھڑے ہوئے بیان کر رہے تھے کہ اے لوگو! میں نے آج شب کو ایک عجیب خواب دیکھا، میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل عرش بریں پر جلوہ افروز ہیں اور بعد ازاں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور عرش بریں کا ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ آئے اور حضرت صدیقؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے" پھر حضرت عثمان غنیؓ اپنا سر ہاتھ میں لئے ہوئے آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اپنے بندوں سے پوچھو کہ انہوں نے مجھے کس جرم میں قتل کیا ہے؟ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آسمان سے لے کر زمین تک ایک پرنالہ خون سے بہنے لگا۔ کسی نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے عرض کیا کہ آپ کے صاحبزادے کیا بیان کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے، بیان کر رہے ہیں۔ محب الطبری بیان کرتے ہیں کہ ابن سمان نے اپنی کتاب میں بطریق امام حسن روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تمنا کیا کرتا کہ علی مرتضیٰؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کی مخالفت کی ہو یا آپ کے کوفہ چلے آنے کے بعد آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کے طریقہ میں کچھ تغیر و تبدل کیا ہو اور کتاب الموافقہ میں بروایت ابن سمان عن ابی جعفر ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ ایک روز راستہ میں جا رہے تھے کہ اثنائے راہ حضرت علی مرتضیٰؓ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کے ساتھ اس وقت حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ بھی تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ آب دیدہ ہوئے، جیسا کہ ان کی عادت تھی۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے کہا اے

امیر المؤمنین! آپ کیوں آب دیدہ ہوتے ہیں؟ فرمایا اے علی! بھلا میں آبدیدہ نہ ہوں تو کسے ہونا چاہیئے، جبکہ میں اس امت کا خلیفہ کیا گیا ہوں اور میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اس امر میں مخطی ہوں یا مصیب۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا: واللہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ عدل و انصاف کرتے ہیں، تاہم حضرت عمر فاروقؓ کے اشک تھمے نہیں۔ بعد ازاں حضرت امام حسنؓ نے آپ کے محاسن و اوصاف بیان کیے پھر حضرت امام حسینؓ نے آپ کے اوصاف اور آپ کے عدل و انصاف کا ذکر کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اے فرزندان برادرم! کیا تم آپ بھی اس کی یعنی میرے عدل و انصاف کی شہادت دیتے ہیں؟ اس پر حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ خاموش رہے اور حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا: بیشک شہادت دو اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں۔

اقوال اولاد الحسنؓ

عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں بروایت بطریق حسن بن زید بن امام حسنؓ روایت کیا ہے کہ حسن بن زید اپنے والد سے اور وہ حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ آتے ہوئے نظر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ! یہ دونوں کہول اہل جنت و شباب اہل جنت کے سردار ہیں۔ بجز انبیاء مرسلین علیہم السلام کے۔ محب الطبری نے بطریق عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ روایت کیا ہے کہ ان سے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی افضلیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا میں انہیں افضل جانتا ہوں اور ان کے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔ کہا گیا، شاید آپ تقیہ سے کہتے ہوں اور دل میں آپ اس کے مخالف ہوں۔ انہوں نے کہا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں اپنے دل کے برخلاف بات

کہتا ہوں۔ نیز عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالبؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ ان سے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق سوال کیا گیا۔ انہوں نے کہا، میں ان پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور جو ان پر درود و سلام نہ بھیجے، اللہ ان پر درود و سلام نہ بھیجے۔

اقوال اولاد الحسینؓ

ترمذی نے مرفوعاً بطریق زہری عن علی ابن الحسین بن علی ابن ابی طالب روایت کیا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروقؓ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں اولین و آخرین میں سے کل اہل جنت کے سردار ہیں۔ بجز انبیاء و مرسلین کے۔ اے علی! تم انہیں خبر نہ کرنا اور بطریق موقوف امام احمد نے اپنی مسند میں بطریق ذوالیدین عن ابی حازم روایت کیا ہے کہ ایک شخص علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق کی کیا منزلت تھی۔ فرمایا جو منزلت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اب ہے یعنی دائیں جانب حضرت صدیق اور بائیں جانب حضرت عمی فاروق مدفون ہیں۔ مترجم حاکم نے بطریق عبداللہ بن عمر بن ابان اور عبداللہ بن عمر ابان سفیان بن عیینہ سے وہ جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ حضرت عمر فاروق کے جنازے پر آئے اور فرمانے لگے: اللہ آپ پر رحمت نازل کرے۔ لوگوں میں اب کوئی ایسا نہیں جو اس کفن پوش جیسے اعمال لے کر اللہ سے ملے اور مجھے زیادہ مرغوب و محبوب ہو۔ امام محمد حضرت ابوحنیفہ سے اور وہ ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق زخمی کئے گئے تو حضرت علی مرتضیٰ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ پر

رحمت نازل کرے۔ واللہ اب زمین پر ایسا کوئی شخص نہیں رہا کہ آپ جیسے اعمال لے کر اللہ سے ملے۔ اس کی نسبت مجھے زیادہ مرغوب ہو۔ سالم بن ابی حفصہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے محمد بن علی و جعفر بن محمد سے حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق کے متعلق سوال کیا، انہوں ں سے فرمایا وہ امام عادل تھے" ہم ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے ہم بیزار ہیں۔ اس کے بعد جعفر بن محمد نے ان کی طرف التفات کیا اور کہنے لگے اے سالم! کیا کوئی شخص اپنے نانا کو برا کہہ سکتا ہے۔ حضرت صدیقؓ میرے نانا تھا۔ اگر میں انہیں برا کہتا ہوں اور ان کے دشمنوں کو برا نہ سمجھتا ہوں تو میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ "ابو جعفر سے روایت ہے۔ " انہوں نے کہا جو شخص حضرت صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی افضیلت کا انکار کرے وہ سنت کا انکار کرتا ہے۔ نیز حضرت ابو جعفر سے روایت کیا گیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں کا فرماتے ہیں؟ انہوں نے بیان کی اکہ میں ان سے محب رکھتا ہوں اور ان کے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔ میں نے اپنے کسی اہل بیت کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ وہ ان سے محبت رکھتا تھا۔ نیز حضرت ابو جعفر سے روایتکیا گیا ہے کہ جو شخص کہ ان کی (یعنی حضرت عمر فاروقؓ و حضرت صدیقؓ کی) افضیلت میں شک کرتا ہے، وہ گویا سنت میں شک کرتا ہے۔ حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروقؓ اور انصار سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بنی ہاشم، بنی عدی اور بنی تمیم کے درمیان عداوت تھی۔ مگر جب ان سب نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دلوں سے رنج و کدورت نکالدی۔ یہاں تک کہ ایک وقت حضرت صدیقؓ کی کمر میں درد تھا تو حضرت علیؓ ہاتھ گرم کرکے آپ کی کمر سیکنے جاتے تھے۔ انہیں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین"

اقوال المہاجرین الاولین

ازانجملہ زبیر بن العوام ہیں۔ حاکم نے بطریق ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق کا خطبہ مذکور ہے اور کہ حضرت علی مرتضی نے اعتراف کیا کہ ہم بجز اس کے اور کی وجہ سے ناراض نہیں ہوئے کہ مشورہ خلافت میں ہمیں شریک نہیں کیا۔ ورنہ ہم یہ یقیناً جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق احق بخلافت ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق غار ہیں ہم آپ کی منزلت و عظمت اور آپ کی قدامت اسلام سے واقف ہیں اور حال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات باسعادت میں امامت نماز آپ کے تفویض فرمائی۔

ازانجملہ حدیث طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ محب الطبری نے بطریق حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق نے ملوک فارس کی طرف لشکر بھیجنے کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا۔ موقع جنگ اس وقت نہاوند پر تھا۔ طلحہ بن عبید اللہ اس وقت اٹھے اور یہ خطبہ کیا اما بعد اے امیر المؤمنین امور و واقعات اور تجارت نے آپ کو پختہ کردیا ہے ہر طرح کے رنج ومحن اور تکالیف و مصائب آپ پر گذر چکی ہیں۔ آپ کو اختیار ہے یہ امر یعنی خلافت آپ کے سپرد ہے۔ آپ ہمیں حکم کیجئے ہم اس کو بجالانے کے لئے تیار ہیں جو کچھ آپ ہمیں فرمائیں گے ہم اسے قبول کریں گے جدھر روانہ کریں گے ادھر ہی چلے جائیں گے۔ آپ متولے امور خلافت ہیں۔ بہت کچھ نشیب و فراز زنہ آپ نے دیکھا ہے اور تجربہ حاصل کیا ہے مگر بجز خیر کے کبھی آپ کو بدنتایج پیش نہیں آئے اتنا بیان کرکے حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیٹھ گئے۔

ازانجملہ عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ آپ نے حدیث بشارت روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دس شخص جنتی ہیں۔

ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہیں، الحدیث حاکم نے بطریق ابراہیم بن عبد الرحمن روایت کیا ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ تھے یعنی حضرت صدیق کو افضل کہنے اور آپ کی خلافت قائم کرنے میں نیز بیان کیا ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کی طرف سے مشورہ خلافت حضرت عثمان غنیؓ میں رجوع کیا گیا ہے۔ کیوں کہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ انعقاد خلافت میرے تفویض کرتے ہیں مگر میں آپ دونوں (حضرت عثمان غنیؓ و حضرت علی مرتضیؓ) سے گریز نہ کروں گا۔ انہوں نے کہا ہاں! (یعنی ہم نے اختیار انعقاد خلافت آپ کے تفویض کیا) اس کے بعد حضرت عبد الرحمن نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کرلی۔

ازانجملہ سعد بن ابی وقاص ہیں جن سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کبھی شیطان تمہیں راستہ میں نہیں مل سکتا مگر یہ کہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ خطاب حضرت عمر فاروقؓ کو تھا ابو بکر بن ابی شیبہ نے بطریق ابی سلمہ روایت کیا ہے کہ حضرت سعد کہتے ہیں کہ وہ یعنی حضرت فاروق نہ قبول اسلام میں ہم سے مقدم تھے اور نہ ہجرت میں مگر ان کی افضلیت ہم نے اس طرح پہچانی کہ وہ ہم میں سب سے زیادہ زاہد اور دنیا سے بے رغبتی کرنے والے تھے۔ اور واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ کے وقت حضرت سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ ہونے والا ہے جس میں بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے گھر میں کوئی گھس آئے اور قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں کیا کروں فرمایا وہی کرنا جو ابن آدم ہابیل نے کیا کہ قتل ہوگئے مگر تعرض نہ کیا۔

(ازلتہ الخفاء)